سوال

(105) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو دیکھا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کا فتوی، ہے کہ جو شخص یہ دعوی، کرے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو دیکھا ہے وہ جھوٹا ہے اور دلیل آیت "لاتدرکہ الابصار" یعنی اس کو آنکھیں دیکھ نہیں پاتیں پیش کی ہے ۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا مسلک یہ ہے کہ رای محمد ربہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا) اور دلیل اس کی آیت "قاب قوسین اوادنٰی" (وہ کمان قدر بلکہ اس سے نزدیک تر ہو گیا) پیش کی ہے ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت سے مراد جبرئیل علیہ السلام لیتے ہیں ۔ جو لوگ جواز رویت کے قائل ہیں وہ آیت "لاتدرکہ الابصار" کا معنیٰ "ھوالاحاطۃ بالشئ وھوقدرزائد علی الرویۃ" کے کرتے ہیں (شئے کا احاطہ جو رویت سے زائد چیز ہے) لیکن بفحوائے "واصحابی اعرف بالمراد من غیرہ" (فتح جلد3 ص291 مصری) آیت سے مراد سے زیادہ واقف ہے ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دلیل عدم جواز رویت کے لیے قوی ہے اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو کہ مرفوع ہے اس میں یہ لفظ "فیقال لہ بل رأیت اللہ فیقول ماینبغی لاحدان یراللہ" (مشکوۃ ص26) اس کو کہا جائے گا ۔ کیا تو نے خدا کو دیکھا ہے پس کہے گا کسی کو لائق نہیں کہ خدا کو دیکھے) بھی قول عائشہ رضی اللہ عنہا کی تقویت کرتی ہے ۔ عرض یہ ہے کہ آپ ان تمام ادلہ پر غور فرما کر اصل حقیقت سے آگاہ فرمائیں ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا اختلاف مشہور ہے ایک طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن مسعور رضی اللہ عنہ وغیرہ ہیں دوسری طرف عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ ہیں ۔ لیکن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ راہ بفوأدہ ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو اپنے دل سے دیکھا ہے ۔

دل کے دیکھنے سے بظاہر کشف مراد ہے ۔ اس صورت میں صحابہ رضی اللہ عنہما میں اختلاف نہیں رہتا کیونکہ جو انکار کرتے ہیں وہ رویت بصری سے انکار کرتے ہیں ۔ اگر بالفرض اختلاف تسلیم کر لیا جائے تو اس کا فیصلہ مرفوع حدیث سے ہونا چاہیے ۔

«فلما اختلف الصحابۃ وجب الرجوع الی المرفوع» (فتح الباری جزء 4 ص 486)

جب صحابہ رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہو گیا تو مرفوع کی طرف رجوع واجب ہوا ۔ اور وہ مرفوع حدیث سے عدم رویت ہی ثابت ہوئی ہے ۔

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے فرمایا: ''نورانی ارادہ'' (مشکوۃ باب رؤیۃ اللہ تعالیٰ) نور ہے میں کس طرح دیکھ سکتا ہوں۔'' جو حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال میں ذکر کی ہے وہ بھی اس کی مؤید ہے۔ پس ترجیح اسی کو ہے کہ دنیا میں خدا کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص203

محدث فتویٰ